



## سوال

(433) کیا جھوٹی گواہی اور حرام گفتگو سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رمضان میں دن کے وقت حرام گفتگو کرنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب ہم حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ پڑھتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ۱۸۳ ... سورة البقرة

”اے مومنو! تم پر روزے رکھنے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہیزگار بنو۔“

تو اس سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ روزے کو واجب قرار دینے میں حکمت تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ذوق پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کے معنی حرام کردہ امور کو ترک کرنا ہے اور عند الاطلاق یہ اس فعل کے کرنے پر مشتمل ہے۔ جس کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ترک کرنے پر بھی مشتمل ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْفُحْشِ بِوَاجِبِ فَلَئِنْ لَلَّهِ حَاجَتِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشُرَابَهُ» (صحیح البخاری، الصیام، باب من لم يدع قول الزور والعمل به فی الصوم، ج: ۱۹۰۳)

”جو شخص جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہ کرے، تو اللہ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کے لیے حرام اقوال و افعال سے بچنے کی کس قدر تاکید ہے، لہذا اسے چاہیے کہ لوگوں کی غیبت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، پھلتی نہ کھائے، حرام بیع و شراہ نہ کرے اور دیگر تمام حرام امور سے بھی اجتناب کرے۔ اگر انسان ایک ماہ تک ان احکام کو بجالائے جن کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو ترک کر دے جن سے منع کیا گیا ہے، تو امید ہے کہ باقی سارا سال بھی راہ راست پر رہے گا۔ افسوس کہ بہت سے روزہ دار روزے اور غیر روزے کے دن میں فرق نہیں کرتے اور اپنی عادت کے مطابق جھوٹ، دھوکے اور حرام باتوں کا شغل جاری رکھتے ہیں اس طرح ان کے افعال سے روزے کا وقار اور احترام محسوس نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ان افعال سے روزہ باطل تو نہیں ہوتا لیکن اس کا اجر و ثواب ضرور کم ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں روزے کا اجر و ثواب ضائع بھی ہو سکتا ہے۔



هذا ما عندي والتدأ علم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 393

محدث فتویٰ